مولانا نواب محمد قطب الدین خان دہلوی

نواب محمد قطب الدین[۱] خان، دہلی کے نامور عالم، مفسر، محدث، اور فقیہہ تھے ان کی پوری زندگی تصنیف و تالیف، درس و تدریس اور اصلاح و تبلیغ سے عبارت رہی۔ انہوں نے شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی کے اصلاحی کام کو خاص طور سے آگے بڑھایا، اور اردو زبان میں مختلف عنوانات پر بہت سے اصلاحی و تبلیغی رسالے لکھے، جس سے مذہبی ادب میں خاصا اضافہ ہوا۔ سر سید احمد خان لکھتے ہیں:

"چونھے دن اپنے استاد (شاہ اسحاق) کی پیروی اور خلق کی رہنمائی کے لیے مجلس وعظ منعقد کرتے۔ اکثر رسائل زبان ریختہ میں واسطے فوائد عام کے تحریر کیے اور اس میں مسائل ضروریہ ہر طرح کے مندرج فرمائے اور حق یہ ہے کہ ان رسالوں سے خلق کو بہت فائدہ ہوا کہ ضروریات سے ہر شخص مطلع اور آگاہ ہو گیا۔"[۲]

---

[۱] نواب قطب الدین خان ابن نواب محمد محی الدین خان، ۱۲۱۹ھ (۵-۱۸۰۴ء) کو دہلی میں پیدا ہوئے ان کے بزرگ دہلی کے عمائدین میں تھے اور قلعہ دہلی سے وابستہ تھے۔ نواب قطب الدین خان، شاہ محمد اسحاق کے خاص شاگرد تھے۔ انہوں نے علمائے حرمین سے بھی استفادہ کیا تھا، ہر چوتھے پانچویں سال وہ حجاز جاتے تھے، بقول مؤلف تذکرہ علمائے ہند ۱۲۷۹ھ (۶۳-۱۸۶۲ء) میں اور بقول مؤلف حدائق الحنفیہ ۱۲۸۹ھ (۷۳-۱۸۷۲ء) میں مکہ معظمہ میں انتقال ہوا۔ حالات کے لیے دیکھیے آثار الصنادید، ص ۲۷۶ - ۲۷۷۔ داستان تاریخ اردو، ص ۱۸۱ - ۱۸۳

[۲] آثار الصنادید، ص ۲۷۷۔

نواب قطب الدین خان کی مندرجہ ذیل کتابیں طبع و شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے اکثر ہماری نظر سے گزری ہیں۔

(۱) احکام العیدین (۲) تحفۃ الزوجین (۳) ترغیب الجماعۃ (۴) تحفۃ الاحباء فی احکام تحریم النساء (۵) رسالہ مانعۃ الزنا (۶) گلزار جنت (۷) فلاح دارین (۸) دوزخ نامہ و جنت نامہ (۹) ہادی الناظرین (۱۰) ناشئۃ اللیل (۱۱) مظہر جمیل (۱۲) خلق عظیم (۱۳) توفیر الحق (۱۴) ظفر جلیل (۱۵) مظاہر حق (۱۶) جامع التفاسیر (۱۷) معدن الجواہر (۱۸) مجمع الخیر (۱۹) جامع الحسنات (۲۰) تحفہ سلطان (۲۱) خلاصہ جامع الصغیر (۲۲) وظیفہ مسنونہ (۲۳) احکام الضحیٰ (۲۴) تنویر الحق (۲۵) توفیر الحق۔ (۲۶) تحفۃ العرب والعجم (۲۷) رسالہ مناسک (۲۸) خلاصۃ النصائح (۲۹) تنبیہ النساء (۳۰) حقیقت الایمان (۳۱) تزکیۃ الصیام (۳۲) زاد المعاد فی بیان الکفر والارتداد (۳۳) تذکرۃ الربا (۳۴) آداب الصالحین (۳۵) الطب النبوی (۳۶) تحفۃ السلطان (۳۷) زاد العقبیٰ (۳۸) سراج القلوب (۳۹) گوہر بے بہا (۴۰) مظہر الحق۔ (۴۱) عروس المومنین (۴۲) ترجمہ نصائح لقمان حکیم (۴۳) ہدیۃ المکہ[۱۳]

نواب قطب الدین کی یہ تمام تالیفات اردو زبان میں ہیں۔

احکام العیدین

مولانا نواب قطب الدین نے ۱۲۵۸ھ (۱۸۴۲ء) میں یہ رسالہ مرتب کیا۔ اس میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے متعلق مسائل درج ہیں۔ جب ۱۲۵۷ھ (۱۸۴۱ء) میں شاہ محمد اسحاق دہلوی حجاز کو ہجرت کر گئے تو نواب قطب الدین کو سخت قلق ہوا۔ انہوں نے

---

[۱۳] ملاحظہ ہو تذکرہ علمائے ہند ص ۳۹۲۔ حدائق الحنفیہ ص ۴۸۸۔ دوزخ نامہ و جنت نامہ از نواب قطب الدین خان (مطبع نظامی کانپور ۱۲۷۸ھ) ص ۶۱

اپنے استاد (شاہ محمد اسحاق دہلوی) کی ایک تالیف "فضائل عشرہ ذی الحجہ" کی شرح اردو زبان میں لکھی، اس میں اور کتابوں سے بھی اضافہ کیا اور اس کا نام احکام العیدین رکھا۔ چنانچہ خود لکھتے ہیں:

"اس ہیچمدان کو یہ خیال ہوا کہ آپ کی تالیفات میں سے کوئی رسالہ ہاتھ لگے تو اوس کا ترجمہ اور شرح زبان ہندی میں لکھوں تاکہ نمونہ فیض صحبت آپ کی کا لوگوں میں باقی رہے۔ پس ایک رسالہ "فضائل عشرہ ذوالحجہ" کہ اس میں حدیثیں صحیحہ جمع کی تھیں، پایا۔ میں نے اوس کا ترجمہ اور شرح مختصر لکھی کہ مشتمل ہے احکام قربانی اور نماز عیدین وغیرہ کو...... نام اوس کا احکام العیدین رکھا گیا۔"[۱۴]

نمونہ عبارت ملاحظہ ہو:

"مستحب ہے، روز عید کے کہ صبح کو سویرے جاگے اور صبح کی نماز مسجد محلہ کی میں پڑھے، اور سویرے عیدگاہ میں نماز کو جاوے اور مسواک کرے اور نہاوے اور خوشبو لگاوے بغیر رنگ کے، اور اچھے کپڑے پہنے نئے ہوں یا دھوئے۔ اور عیدالفطر میں کھجوریں اور کچھ میٹھی چیز طاق یعنی ایک یا تین یا پانچ وغیرہ کھاکر اور فطرہ ادا کرکر جاوے، اور اگر نہ کھاوے پہلے نماز کے تو گنہگار نہیں ہوتا، اور اگر نہ کھاوے بعد نماز کے عشا تک تو عتاب کیا جاتا ہے اوس پر۔ اور عیدالاضحیٰ کو آن کر کھاوے اگرچہ قربانی نہ کرے، اور مستحب یہ ہے کہ اول گوشت قربانی کا کھاوے اور راہ میں تکبیر مذکورہ کہتا جاوے۔ عیدالفطر کے دن آہستہ آہستہ اور عیداضحیٰ کے دن پکار کر۔ اور جب عیدگاہ میں پہنچے تو موقوف کرے تکبیر بحسب ایک روایت کے، اور بعضوں نے کہا کہ عیدگاہ میں بھی تکبیر کہے، جب تک کہ نہ شروع کرے

۱۴؎ احکام العیدین از نواب قطب الدین خان دہلوی (مطبع نول کشور کانپور۔ ۱۹۱۳ء) ص ۲-۳

امام نماز۔ اور بعد نماز کے بھی تکبیر کہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اور جاوے اور راہ سے، اور آوے اور راہ سے، اور پیادہ پا جاوے عیدگاہ اور آتے ہوئے اختیار ہے چاہے سوار آوے چاہے پیادہ۔"[۵]

دو تین سال کے بعد مولانا قطب الدین نے اس کا تکملہ لکھا جو چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں انہوں نے وہ مسائل لکھے ہیں جو باقی رہ گئے تھے چنانچہ لکھتے ہیں:

"بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہے مسکین محمد قطب الدین کہ اس عاجز نے ۱۲۵۸ھ (۱۸۴۲ء) میں رسالہ احکام العیدین "لکھا تھا اور اوس وقت میں مسائل عیدین کے درالمختار و طحطاوی وغیرہما سے حتی الوسع تلاش کر کے لکھے تھے۔ ان دنوں میں کہ ۱۲۶۱ھ (۱۸۴۵ء) ہے، اس عاجز کے ہاتھ فتاوی عالمگیری لگی۔ اوس میں دیکھا تو مسائل عیدین اور قربانی کے بہت اس سے رہ گئے ہیں۔ میں نے چاہا کہ ان مسائل کو چند اوراق میں لکھ کر بطور تکملہ کے اس رسالہ کے اخیر میں لاحق کیجیے، اور کچھ مسائل اس کے اوس رسالہ میں درج کیجیے تا مسلمانوں کو بہت مفید ہوں کہ وقت حاجت کے اکثر مسائل اس میں پاویں اور اس عاجز کو دعائے خیر سے یاد کریں۔"

زبان و بیان

بعض الفاظ کا استعمال

گابھن	مکروہ ہے ذبح کرنا بکری گابھن کا۔	ص ۱۵
پٹہ، جھول	پٹہ ڈالے اوس کے گلے میں اور جھول اڑھائے۔	ص ۱۶
چکتی	چکتی یا دم سے بالکل کٹ گئی ہو۔	ص ۲۳
قرابتی	قرابتی اگرچہ اوس کی پرورش میں ہوں	ص ۳۲

---

[۵] احکام العیدین۔ ص ۲۹۔ ۳۰

"پن" لاحقہ سے اسم صفت بنانا

لنگڑاپن — ص ۲۲

کاناپن — ص ۲۲

جے (بمعنی جتنے) جے شخص قربانی میں ہاتھ پاؤں وغیرہ پکڑے ہوں سب تکبیر کہیں۔ — ص ۱۶

مضارع "وے" کے ساتھ بنایا ہے —— جیسے کھاوے، جاوے، آوے۔ ص ۲۹

اضافت، مضاف الیہ سے پہلے مثلاً

روز عید کے۔ — ص ۲۹

تحفۃ الزوجین

نواب قطب الدین خان نے یہ رسالہ حقوق زوجین اور حسن معاشرت کے سلسلے میں ۱۲۶۱ھ (۱۸۴۵ء) میں خواجہ ضیاء الدین دہلوی کی تحریک پر تالیف کیا۔ اس میں دو باب ہیں۔ پہلے باب میں خاوند کے حقوق بیوی پر، اور دوسرے باب میں بیوی کے حقوق خاوند پر بیان کیے گئے ہیں۔ ضمنی طور پر شادی بیاہ کی رسوم قبیحہ کا بھی ذکر آگیا ہے۔ چنانچہ آغاز کتاب میں لکھتے ہیں:

"بعد اس کے عرض کرتا ہے کہ بندہ مسکین محمد قطب الدین بن محمد محی الدین شاہجہان آبادی تلمیذ بے تمیز شہرہ آفاق مولانا محمد اسحاق صاحب کا...... کہ ان دنوں میں کہ مہینہ شعبان المعظم ۱۲۶۱ھ (۱۸۴۵ء) کا ہے، فرمائش کی میرے محب صادق اور دینی مجمع الحسنات خواجہ ضیاء الدین احمد صاحب نے...... کہ اگر ایک رسالہ حقوق میاں بیوی میں کہ متضمن ہو شادی و غمی کی رسموں قبیحہ کو...... تالیف کیا جاوے تو بہت مناسب ہے کہ اکثر مرد و عورت حقوق آپس میں قصور کرتے ہیں اور طرح

بطرح منہیات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ پس یہ ہیچمدان اگرچہ عدیم الفرصت تھا لیکن بنظر نفع اور فلاح مسلمین کے قصد کرنے والا اس کے لکھنے کا ہوا، اور اس کو اوپر ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ کے روایات صحیحہ سے مرتب کیا...... اور اس کا نام تحفۃ الزوجین رکھا۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس کو دستور العمل اپنا کرے تا فلاح دارین حاصل ہو۔"[۱۶]

مظاہر حق (اردو ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح)

نواب محمد قطب الدین خان نے حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح (تالیف ولی الدین محمد بن عبداللہ بن الخطیب تبریزی) کا ترجمہ اور شرح مظاہر حق کے تاریخی نام سے ۱۲۵۴ھ (۱۸۳۸ء) میں کیا۔ یہ کتاب بڑی تقطیع کے تقریباً دو ہزار صفحات پر مشتمل ہے اور نواب محمد قطب الدین کا عظیم کارنامہ ہے۔ اس کے مقدمے میں وہ لکھتے ہیں:

"مسکین محمد قطب الدین شاہجہان آبادی عرض کرتا ہے کہ کتاب مشکوٰۃ شریف علم حدیث میں عجب نافع کتاب ہے کہ ہر مضمون کی حدیثیں اس میں مندرج ہیں۔ اس کا ترجمہ عدیم النظیر میرے استاد بزرگوار مولانا مخدومنا مکرمنا حضرت حاجی محمد اسحاق نواسہ حضرت شیخ عبدالعزیز نے بیچ زبان ہندی کے بین السطور میں لکھا تھا۔ لیکن کاتبوں سے اس کی صحت میں فرق آنے لگا مرضی جناب موصوف کی ایسی پائی کہ اگر یہ بطور شرح کے لکھا جاوے بہتر ہے۔ اس لیے اس ہیچمدان نے ترجمہ اس کا عبارت عربی سے علیحدہ کر کے لکھا اور فائدے مختصر مناسب مقام کے شروح مشکوٰۃ وغیرہ سے، مثل مرقات شرح ملا علی قاری، اور ترجمہ حضرت شیخ عبدالحق اور حاشیہ سید جمال الدین

۱۶۔ تحفۃ الزوجین از نواب قطب الدین خان (مطبع مجیدی کانپور ۱۹۳۶ء) ص ۲،۱

کے، اور سوائے ان کے سے زیادہ کرکے خدمت عالی میں عرض کیا، اور جناب ممدوح نے بھی کچھ فائدے لکھے تھے۔ تبرکاً اس میں درج کیے اور نام اس کا مظاہر حق رکھا گیا کہ اس میں تاریخ اس کی نکلتی ہے"[۱۰]

جامع التفاسیر

نواب محمد قطب الدین خاں نے قرآن کریم کی مکمل تفسیر "جامع التفاسیر" کے نام سے ۱۲۷۱ھ (۱۸۵۵ء) میں لکھی۔ یہ تفسیر دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر محمد حسن خاں کے مطبع نظامی (واقع دہلی) میں طبع ہو رہی تھی کہ اسی زمانے میں جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ شروع ہو گیا اور دہلی کا نظم و نسق تباہ و برباد ہو گیا۔ قیام امن کے بعد بار محمد جلال کی تحریک پر نواب محمد قطب الدین خاں کے شاگرد مولوی محمد ہاشم علی نے اس تفسیر کو دوبارہ جمع کیا اور پھر یہ کتاب ۱۲۸۲ھ (۱۸۶۶ء) میں مطبع نظامی کانپور میں طبع ہوئی۔

نواب قطب الدین خاں نے تفسیر کا یہ طریقہ رکھا ہے کہ ایک آیت کے لکھنے کے بعد شاہ ولی اللہ دہلوی کے فارسی ترجمہ قرآن کا اردو میں ترجمہ کیا ہے اور شاہ عبد القادر دہلوی کی تفسیر موضح قرآن سے اسے تشریح کی ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر مدارک، تفسیر جلالین، تفسیر معالم التنزیل، تفسیر بحر العلوم اور تفسیر در منثور سے حسب موقع مدد لی گئی ہے۔ ہر کتاب کا حوالہ دیا ہے۔ نواب قطب الدین خاں نے اپنی طرف سے کہیں عبارت کا اضافہ نہیں کیا

اب ہم نواب قطب الدین خاں کی چند کتابوں کے سبب تالیف بطور نمونہ نقل کرتے ہیں۔

ترغیب الجماعۃ

نماز با جماعت کی ترغیب سے متعلق یہ رسالہ لکھا ہے۔ چنانچہ سبب تالیف کے

---

[۱۰] مظاہر حق جلد اول۔ از نواب محمد قطب الدین خان (نولکشور پریس۔ لکھنؤ۔ ۱۹۵۲ء) ص ۱

سلسلے میں لکھتے ہیں :

"اما بعد جاننا چاہیے کہ اس وقت میں اکثر لوگوں نے خصوصاً اہل عزت و مالداروں نے جماعت سے نماز پڑھنی ترک کر دی ہے ، حالانکہ حدیثوں میں اور فقہ میں بہت تاکید آئی ہے اوس کی ۔ اس لیے اس فقیر مسکین محمد قطب الدین دہلوی .... نے چاہا کہ ایک رسالہ مختصر لکھوں اوپر ایک مقدمہ اور دو باب کے ، مقدمہ میں حکم جماعت کا لکھا ہے جو فقہ وغیرہ سے ثابت ہوا ہے ، اور ایک باب میں حدیثیں فضیلت جماعت کی اور دوسرے باب میں فضیلت مسجد کی ، اور ثواب جانے کا مسجد میں ، اور نماز پڑھنے کا اوس میں اور نام اس کا " ترغیب الجماعۃ " رکھا ۔"[۱۸]

تحفۃ الاحباء فی احکام تحریم النساء

اس کتاب کے سبب تالیف کے سلسلے میں نواب قطب الدین خان لکھتے ہیں :

" محمد قطب الدین .... بھائی مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ چونکہ اکثر لوگ مسائل محرمات سے غافل ہیں ، یعنی امتیاز نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ کون کون عورتیں ہم پر حرام ہیں اور کس کس طرح سے حرام ہوتی ہیں ۔ اس لیے اس عاجز نے قرآن مجید اور فتاوائے عالم گیری سے زبان اُردو میں ان کو چند اوراق میں لکھا تا بھائی مسلمان اچھی طرح ان کو سمجھ کر حلال اور حرام میں امتیاز کریں اور نام اس رسالہ کا تحفۃ الاحباء فی احکام تحریم النساء رکھا اور باعث تالیف اس رسالہ کے خان صاحب حکیم احسن اللہ خان صاحب ہیں ۔"[۱۹]

---

۱۸ ترغیب الجماعۃ از نواب قطب الدین خاں (مطبع قیصری پٹنہ سال طباعت ندارد) ص ۲

۱۹ تحفۃ الاحباء فی احکام تحریم النساء (مطبع قدوسی کانپور ، سال طباعت ندارد) ص ۲

گلزارِ جنّت

سببِ تالیف کے سلسلے میں نواب قطب الدین خان لکھتے ہیں :

" ہزاروں ہزار حمد و ثنا اوس رب العالمین کو کہ گلزار عرفان عرفا کے باطن میں کھلایا اور اہل ہدایت کے دلوں میں پانی ہدایت کا پلایا، اور نہایت درود و سلام اوس رسول مقبول پر کہ لوگوں کو آبیاری عنایت سے راہ جنت کی دکھائی اور اہل ضلال کو جنگ ضلالت سے نکال کر ہدایت کے باغوں میں سیر کروائی، اور ان کے آل اطہار اور اصحاب ابرار پر کہ جنھوں نے روشیں اسلام کی درست کیں تا لوگ بہار اسلام کی سیر بخوبی کریں۔ بعد اس کے جاننا چاہیے کہ خان ذی المجد والشان مشفقی نواب محمود علی خان صاحب والی چھتاری کہ اکثر اوقات ان کے امور خیر میں مصروف رہتے ہیں، اس مسکین محمد قطب الدین .... سے باعث اس کے ہوئے کہ ایک کتاب خیر المآب ایسی لکھی جائے کہ اوس میں طرح طرح کے مضامین ہدایت آگین قرآن و احادیث وغیرہا سے ہوں تا لوگ اوس کی دیکھ کر اور عمل کر کے مستحق جنت کے ہوں۔ چونکہ اس خیر خواہ خلائق کو بھی اکثر خیال اس کا رہتا ہے کہ بھائی مسلمانوں کو نفع پہنچے اور کسی کی دعا سے خاتمہ بخیر ہو جائے۔ یہ رسالہ بطور تفسیر آیہ کریمہ "ان اللہ یامر بالعدل" ...... الخ کے متضمن ہدایت آگیں کے لکھا کہ اگر کوئی واعظ چاہے تو بحسب اپنے سلیقے کے اس کا وعظ ایک مدت تک بیان کیا کرے، اور نام اس کا گلزارِ جنت رکھا۔"

ص۲۰ گلزار جنت از نواب قطب الدین خان (مطبع نظامی کانپور ۔ ۱۲۸۳ھ) ص ۲

فلاحِ دارین

عقائد و سلوک میں ایک مفید رسالہ ہے۔ یہ رسالہ فارسی کی کتاب معنی الطالب کے ترجمے اور کچھ اضافے پر مشتمل ہے۔ چنانچہ سببِ تالیف میں نواب قطب الدین خان لکھتے ہیں:

"بعد حمد بے غایت اللہ تعالیٰ کے اور صلوٰۃ بے نہایت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ کے کہتا ہے مسکین محمد قطب الدین دہلوی کہ حاجی غلام مصطفیٰ کہ میرے بزرگوں میں ہیں، اون کی کتاب معنی الطالب کے اندر بس کچھ مضامین عقائد اور سلوک وغیرہ کے بہت مختصر اور نہایت مفید تھے، بزبان فارسی سو مدت سے اس تحبیف کے خیال میں تھا کہ یہ بزبانِ اُردو ہو کر ایک رسالہ علیحدہ ہو جاوے تو مسلمانوں کو بہت مفید ہو۔ سو ان ایامِ نیک فرجام میں بسبب عدم فرصتی اپنی کے کچھ ترجمہ ابتدا میں تو مولوی سبحان بخش صاحب[۲۱] سے لکھوایا اور کچھ خیر سے میں نے لکھا اور بعضے فوائد اور کتب معتبرہ سے اوس پر لکھے، اور نام اس کا فلاحِ دارین رکھا۔"[۲۲]

---

[۲۱] مولوی سبحان بخش، شکارپور ضلع مظفر نگر (یو۔پی) کے رہنے والے اور شاہ محمد اسحاق کے شاگرد تھے۔ دہلی کالج کے ممتاز اساتذہ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ کالج کے پرنسپل نے اپنی رپورٹوں میں اکثر ان کی تعریف کی ہے۔ وفیات الاعیان (ابن خلکان) اور تزک تیموری کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ تذکرہ مفسرین اور تذکرہ حکما تالیف کیں۔ مطبع مجتبائی دہلی کے مالک عبدالاحد کی فرمائش پر "محاوراتِ ہند" کتاب ۱۳۰۲ھ (۸۵-۱۸۸۴ء) میں مرتب کی جو ۱۳۰۴ھ (۸۷-۱۸۸۶ء) میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ ملاحظہ ہو: مرحوم دہلی کالج از مولوی عبدالحق (انجمن ترقی اردو کراچی) (۱۹۶۳ء) ص ۱۶۱۔

[۲۲] فلاحِ دارین۔ از نواب محمد قطب الدین خاں (مطبع نولکشور کانپور۔ ۱۸۸۸ء) ص ۲

ظفر جلیل (ترجمہ حصن حصین)

نواب قطب الدین نے حصن حصین (تالیف قاضی القضاۃ شمس الدین محمد دمشقی (المتوفی ۸۳۳ھ / ۱۴۳۰ء) کا اردو ترجمہ ظفر جلیل کے نام سے کیا۔ یہ تاریخی نام ہے جس سے ۱۲۵۳ھ (۱۸۳۷ء) نکلتے ہیں۔ نواب قطب الدین آغاز کتاب میں لکھتے ہیں:

"حمد بے شمار ہے اس پاک پروردگار کے لیے کہ ہم کو توفیق دی اپنے ذکر کی اور راہ بتائی اپنے ذکر کی۔ یا الٰہی درود و سلام بے حد نازل کر خاتم النبیین، شفیع المذنبین، رسول امین پر اور ان کے اصحاب ابرار اور آل اطہار پر اور سب پر .... بعد ازاں ضعیف العباد محمد قطب الدین .... بھائی مسلمانوں کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ کتاب مستطاب حصن حصین کہ مشتمل ہے حدیثوں اور دعاؤں فرمائی ہوئی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کو، لائق اس کے ہے کہ اگر اس کو تعویذ جان کر رکھیں بجا ہے، اور آب زر سے لکھیں تو سزا ہے .... اس عاجز نے واسطے نفع بھائی مسلمانوں کے اور وسیلہ کرنے مغفرت اپنی کے ترجمہ اس کا ہندی میں موافق شرحوں کے لکھا اور فائدے اس کے مشکوٰۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخر الدینؒ کی سے کہ اولاد حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی سے ہیں لکھے .... اور حکیم خیر اللہ شاہ نے کہ احباء عاجز کے سے ہیں، تاریخ اس شرح کے اتمام کی "ظفر جلیل" کہی اور یہی نام اس کا رکھا گیا یعنی اس پر عمل کرنے سے آدمی طلب یاب و فتح یاب دارین کا ہوتا ہے۔ اور بعد تیار ہونے کے اوّل سے آخر تلک بیچ خدمت مخدومی مکرمی استادی مولوی محمد اسحاق صاحب زاد اللہ شرفا کے عرض کی اور ازراہِ کرم عمیم کے باوجود بے استعدادی

میری کے پسند فرمائی"[۲۳]

نواب محمد قطب الدین خان کے علمی کام کا بڑا حصہ ہماری نظر سے گزرا ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے تبلیغ و تذکیر کے پیش نظر مذہبی کتابیں اردو میں منتقل کی ہیں۔ زبان و بیان کی وہ پروا نہیں کرتے۔ بلکہ عربی و فارسی کے مشکل الفاظ و تراکیب کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ اکثر جگہ عبارت میں تعقید اور بے ربطی پائی جاتی ہے۔ وہ اکثر عربی کی تقلید میں پہلے فعل اور بعد میں فاعل و مفعول استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح مضاف، مضاف الیہ سے پہلے اور موصوف، صفت سے پہلے استعمال کرتے ہیں۔ کہیں کہیں قافیہ آرائی کا التزام کیا ہے۔ ان کے یہاں متروک الفاظ بھی ملتے ہیں۔ جمع الجمع اردو طریقے پر استعمال کرتے ہیں۔ مرکب عطفی واؤ عاطفہ کے ساتھ عربی و فارسی الفاظ کے ساتھ ہندی الفاظ بھی شامل کر لیتے ہیں۔ درمیان عبارت میں اکثر موصولہ جملے لے آتے ہیں، جس سے عبارت میں الجھاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود نواب محمد قطب الدین خان کی کوششیں قابل قدر ہیں کہ انہوں نے قرآن وحدیث اور فقہ و عقائد کا ایک بڑا ذخیرہ اردو زبان میں منتقل کر دیا۔

○

---

۲۳ ظفر جلیل از نواب محمد قطب الدین خان۔ (مطبع عبداللہ جی خواجہ فخر الدین خان دہلی ۔ ۱۲۸۰ھ)

ص ۳-۴

اردو نثر کے ارتقا
میں
علما کا حصہ
ڈاکٹر محمد ایوب قادری